بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ترجمان

امیر و مبلغ انچارج : شیخ مبارک احمد

ادارہ تحریر : قریشی مقبول احمد

مفتی احمد صادق

النور

جنوری ۱۹۸۶ء

لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

ملفوظات حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

ابتلاء کے وقت فاسق قدم پیچھے ہٹاتا ہے اور صالح قدم آگے بڑھاتا ہے

"انسانی مدارج کی ترقی کے واسطے سماوی تکالیف بھی رکھی گئی ہیں۔ ان کا ذکر بھی خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں کیا ہے جہاں فرمایا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝ یہ وہ مصائب ہیں جو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے ڈالتا ہے یہ ایک آزمائش ہے جس میں کبھی تو انسان پر ایک بھارے درجہ کا ڈر لاحق ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت اس خوف میں ہوتا ہے کہ شاید معاملہ بالکل بگڑ جائے گا۔ کبھی فقر و فاقہ شاملِ حال ہو جاتا ہے ہر ایک امر میں انسان کا گزارہ بہت تنگی سے ہونے لگتا ہے۔ کبھی مال میں نقصان نمودار ہوتا ہے۔ تجارت اور دکانداری بگڑ جاتی ہے یا چورے جاتے ہیں۔ کبھی ثمرات میں نقصان ہوتا ہے یعنی پھل خراب ہو جاتے ہیں۔ کھیتی ضائع ہو جاتی ہے اور اولادِ عزیز مر جاتی ہے۔ محاورۂ عرب میں اولاد کو بھی ثمر کہتے ہیں۔ اولاد کا فتنہ بھی بہت سخت ہوتا ہے۔ اکثر لوگ مجھے گھبرا کر خط لکھتے رہتے

The Ahmadiyya Gazette and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Ameer & Missionary Incharge, U.S.A., for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C., 20008. Phone: (202) 232-3737

Printed at the Fazl-i-Umar Press, and distributed from Athens, Ohio 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P. O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT #143

ہیں کہ آپ دعا کریں کہ ہماری اولاد ہو۔ بعض جگہ اولاد انسان کو اتنی پیاری ہوتی ہے کہ وہ اس واسطے خدا تعالیٰ کا شریک بن جاتی ہے۔ بعض لوگ اولاد کے سبب سے دہریہ ملحد اور بے ایمان بن جاتے ہیں۔ بعضوں کے بیٹے عیسائی بن جاتے ہیں تو وہ بھی اولاد کی خاطر عیسائی ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں تو وہ ماں باپ کے واسطے سلبِ ایمان کا موجب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ظالم نہیں جب کسی پر صدمہ سخت ہو اور وہ صبر کرے تو جتنا صدمہ ہو اتنا ہی اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ رحیم، غفور اور ستّار ہے وہ انسان کو اس واسطے تکلیف نہیں پہنچاتا کہ وہ تکلیف اٹھا کر دین سے الگ ہو جائے بلکہ تکلیف اس واسطے آتی ہے کہ انسان آگے قدم بڑھائے۔ صوفیاء کا قول ہے کہ ابتلاء کے وقت فاسق آدمی قدم پیچھے ہٹاتا ہے لیکن صالح آدمی اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ۲ ص ۸۴-۸۵)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ: یکم نومبر ۱۹۸۵ — بمقام: مسجد فضل لنڈن

حضرت مسیح موعودؑ نے رویاء میں اپنے آپ کو حضرت علیؓ کی صورت میں دیکھا

اس رویاء میں صبر و توکل اور عظیم الشان خوشخبریوں کا پیغام دیا گیا ہے۔

(مرتبہ: ہادی علی چوہدری مبلغ سلسلہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم نومبر کو خطبہ جمعہ مسجد فضل لنڈن میں ارشاد فرمایا۔ جس کا خلاصہ اسی شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس خطبہ مبارکہ میں حضور انور نے اس رویاء کا بھی ذکر فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو حضرت علیؓ کی صورت میں دیکھا۔ اس رویاء کا ذکر کرکے حضور نے فرمایا کہ اس میں خلافت رابعہ کے دور کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو صبر و توکل کی تلقین کے ساتھ ساتھ عظیم الشان خوشخبریوں کا آسمانی پیغام دیا گیا ہے۔ افادہ احباب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رویاء حضورؑ کے مبارک الفاظ میں من وعن درج کیا جاتا ہے۔ فرمایا:۔

"۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اور رویاء دیکھا۔ گویا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ بن گیا ہوں۔ یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض اوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کر لیتا ہے۔ سو اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ میں علی مرتضیٰ ہوں اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا

ہے نفعہ انداز ہے تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بیٹھے ہیں اور شفقت اور تودّد سے مجھے فرماتے ہیں کہ:۔

يَا عَلِيُّ دَعْهُمْ وَ اَنْصَارَهُمْ وَ زِرَاعَتَهُمْ

یعنی اے علی! ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے منہ پھیر لے اور میں نے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کے لئے تاکید کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تو ہی حق پر ہے مگر ان لوگوں سے ترک خطاب بہتر ہے اور کھیتی سے مراد مولویوں کے پیرووں کی وہ جماعت ہے جو ان کی تعلیموں سے اثر پذیر ہے جسکی وہ ایک مدت سے آبپاشی کرتے چلے آئے ہیں۔ پھر بعد اس کے میری طبیعت الہام کی طرف منتقل ہوئی اور الہام کی رو سے خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ایک شخص مخالف میری نسبت کہتا ہے۔ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى۔ یعنی مجھ کو چھوڑو تا میں موسیٰ کو یعنی اس عاجز کو قتل کر دوں اور یہ خواب رات کے تین بجے قریباً ۲۰ منٹ کم میں دیکھی تھی۔ اور صبح بدھ کا دن تھا۔ فالحمد للہ علی ذالک"۔ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۸، ۲۱۹ حاشیہ) تذکرہ صفحہ ۲۰۸

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ الاحزاب کی آیات ۴۸ و ۴۹ تلاوت فرمائیں۔ جو مع ترجمہ درج ذیل ہیں:

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۞
وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۞

اور مومنوں کو بشارت دیدے کہ ان کو اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ملے گا اور کافروں اور منافقوں کی بات ہرگز نہ مان اور اُن کی ایذا دہی کو نظرانداز کر دے اور اللہ پر توکل کر اور اللہ کارسازی میں کافی ہے۔

آیات کریمہ کا بصیرت افروز ترجمہ بیان کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں بشر المومنین کا مضمون یہ بتا رہا ہے کہ عظیم الشان خوشخبریاں ہیں جو مومنوں کو دی جا رہی ہیں اور بہت بڑے فضل آنیوالے ہیں لیکن واقعۃً ایسا ہو رہا ہے کہ شدید ایذاء رسانیاں دی جا رہی ہیں اور پھر ان خوش خبریوں کے ساتھ یہ بھی بیان کر دیا کہ کافروں اور منافقوں کی اطاعت مت کرو اور اُنکی ایذاء رسانیوں کو نظر انداز کرو اور اللہ پر توکل کرو۔ پس ان باتوں کا آپس میں جوڑ کیا ہے؟ فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ مخاطب فرماتا ہے تو اس کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ بذات خود آنحضرتؐ ہی مخاطب ہوتے ہیں جبکہ بہت بڑے بڑے مراتب کا بیان ہوتا ہے لیکن اسمیں مومنوں کے لیئے یہ پیغام ہوتا ہے کہ تم اتنے عظیم الشان نبی کے متبع اور پیروکار ہو اسلیئے تمہیں بھی اس مقام کے مطابق جانچا جائے گا اور پھر اسکے بعد تمہارے لیئے عظیم الشان مراتب مقدر ہوں گے۔

کمزوروں کیلئے تنبیہ

فرمایا بعض جگہ اس رنگ میں مخاطب کیا جاتا ہے کہ اسمیں تنبیہ بھی ہوتی ہے کہ اگر ایک ذرہ بھی اپنے مقام سے ہٹے تو پھر نہ دین کے رہوگے اور نہ دنیا کے۔ ایسی جگہوں پر یہ پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بلکہ آپؐ کے متبعین کیلئے ہوتا ہے۔ پہلا پیغام مضبوط ایمان والوں کیلئے ہوتا ہے اور دوسرا پیغام کمزور ایمان والوں کیلئے ہوتا ہے۔

فرمایا۔ فضلاً کبیراً میں یہ تسلی دی گئی ہے کہ یہ مصیبتوں اور تکلیفوں کی رات ٹل جائیگی اور تمہارے لیئے خوش خبریاں ہیں۔

فرمایا۔ اگلی آیت میں جو کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے اس کا آنحضرتؐ سے تو امکان ہی نہیں ہے اور پھر پہلی آیت میں یہ ہی جواب پہلے ہی دے دیا گیا ہے کہ جس کو خوش خبریاں ملتی ہوں اور جس پر فضلاً کبیراً ہو، وہ کس طرح غیر اللہ کی اطاعت کر سکتا ہے مگر اس میں مومنوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ تکالیف اور مصائب کے اس خطرناک دور میں بھی کسی کمزور مومن سے ایسا امکان نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ کافروں اور منافقوں کی اطاعت کرے ورنہ وہ لوگوں کی پکڑ اور ناراضگی سے نکل کر پھر خدا تعالیٰ کی پکڑ اور اسکی ناراضگی کے نیچے آجائے گا اور اُن کے عذاب سے نکل کر خدا تعالیٰ کے عذاب کے نیچے آجائے گا۔

پس دَعْ اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ خدا تعالیٰ پر توکل رکھو اور ان کی ایذاء رسانی اور تکلیف دہی سے صرفِ نظر کرو۔

جماعت احمدیہ اور آنحضرتؐ کا مکی دور

فرمایا۔ یہی حالت آج جماعت (احمدیہ) پر گذر رہی ہیں اور یہ دور مکی دور کی طرح ہے کہ ایک طرف ایذاء رسانی کی انتہا ہے اور دوسری طرف مکمل خاموشی ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے آنحضرتؐ کی مکی زندگی کی تکالیف اور مصائب کا

بڑے درد سے ذکر کیا کہ آپؐ کی زندگی کے مکی دور میں ہر دکھ کا سال دوسرے دکھ کے سال میں داخل ہوتا گیا اور یوں سب سے زیادہ تکالیف آپؐ نے اٹھائیں۔ پھر فرمایا کہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس قدر تکالیف اور ایذاء کے باوجود اور اتنے لمبے مصائب کے باوجود مکی زندگی میں متی نصر اللہ کی ایک بھی آواز نہیں اٹھی کسی ایک نے بھی خداتعالیٰ سے شکوہ نہیں کیا۔ توکل تھا کہ چٹان سے بڑھ کر۔

فرمایا۔ جماعت احمدیہ نے بھی یہی نمونہ دکھایا ہے مگر بعض کمزور اعصاب والے کہہ دیتے ہیں کہ اتنا لمبا عرصہ ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو مسلسل گالیاں دی جا رہی ہیں مگر خداتعالیٰ نے ظالموں کو نہیں پکڑا۔ فرمایا۔ کیا یہ سوچتے نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے آقا اور ہم سب کے آقا کا کیا حال تھا! کس طرح ان کو تکالیف دی گئیں مگر کسی نے بے صبری نہیں دکھائی۔ کسی نے کوئی شکوہ نہیں کیا مگر یہاں ذرا تکلیف پہنچتی ہے تو شکوے شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خداتعالیٰ کیوں غیرت نہیں دکھاتا!

فرمایا۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر خداتعالیٰ کسی اور کیلئے غیرت رکھتا ہے؟

صبر و توکل اور بشارتوں کا پیغام

فرمایا، "پس یہ ایک سال یا دو سال یا تین سال جتنی بھی خداتعالیٰ کی تقدیر ہے اس پر راضی رہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صبر سیکھیں آپؐ کا نمونہ پکڑیں اور توکل کریں۔ بالکل یہی الہام حضرت مسیح موعودؑ کو ہوا ہے اور اس کیفیت میں ہوا ہے جب آپ نے اپنے آپ کو حضرت علیؓ کے طور پر دیکھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافتِ رابعہ میں ایسا زمانہ آنے والا تھا کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا زمانہ ہے۔ آپ کو حضرت علیؓ کی صورت میں دکھایا جانا اور پھر یہ الہام ہونا بتاتا ہے کہ آپ کو یہ خبر دی گئی تھی کہ تمہارے زمانے میں جب چوتھی خلافت ہوگی، اس قسم کے حالات ہوں گے۔ پھر لازماً تم لوگوں کو صبر کرنا پڑے گا اور لازماً توکل سے کام لینا ہوگا اور اگر تم ایسا کرو گے تو کفیٰ باللہ وکیلا۔ پھر تم اللہ تعالیٰ کو بہترین وکیل پاؤ گے۔ اس سے بہتر کوئی ذات نہیں ہے جس پر توکل کیا جا سکے اور یہی وہ لوگ ہیں جن کو خوشخبری ہے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا۔ کہ اے محمدؐ! ان مومنوں کو خوشخبری دے دے کہ ان کیلئے بہت ہی عظیم فضل خداتعالیٰ کے ہاں مقدر ہیں۔

پس وہ خوشخبری جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کو دی تھی، وہی آپؐ کے غلام صادق، آپؐ کے کامل خادم اور روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے خداتعالیٰ نے آپ کو بھی دی ہے۔ وہ خوشخبری میں بھی آپ کو پہنچاتا ہوں کہ

صبر کرنے والوں کا صبر کبھی ضائع نہیں کیا جائیگا۔
توکل کرنے والے اپنے خدا کو بہترین وکیل پائیں گے۔ پس ہمت اور حوصلے اور صبر اور توکل اور دعاؤں کے ساتھ اس وقت کو کاٹیں تو یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو بشارتیں آپ کے حق میں مقدر فرمائی ہیں، ضرور پوری ہوں گی اور فضلِ کبیر آپ کا منتظر ہے۔"

نماز جمعہ و عصر

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنوں کے چھوٹے ہو جانے کی وجہ سے گزشتہ سال کی طرح اس سارے موسم سرما کے دوران بھی نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر کو جمع کرنے کا اعلان فرمایا۔

مظلومین سکھر کیلئے دعا کی تحریک

حضور انور نے سکھر کے مظلوم اور کلیتہً بے قصور بھائیوں کیلئے دعا کی تحریک فرمائی جو وہاں بے سروپا بہتان اور جھوٹے طور پر مقدمات میں ملوث کر کے جیل میں محبوس ہیں۔

Revival of Religion in Russia

(continued from page 18, English Section)

Another thing, what is happening, is this that the language problem is becoming more and more acute. European Russia speaks Russian language and the many other states, non-European states, have their own local languages. Now when they come to the national assembly it was previously the practice that the speakers would use Russian, or perhaps one or two other languages, but they were not permitted to use the local languages. Now the representatives from those areas are insisting on speaking *their* language wether people understand or not. So they have to translate them into Russian.

So this is a division between the Orient and the Occident, not religion and non-religion, religious or non-religious forces. And to think that religion is even taking root, it is just like a stray seed sprouting, you know, just under a shade with enough moisture and good soil. Sometimes a seed sprouts in arid land as well. So in stray occurrences, somewhere there is a religious phenomenon to be observed, you can't rest your hopes on that. Because even in religious worlds outside, religious values are dying. How foolish it would be to conceive religion taking strong roots in Russia, and on its own becoming a great power in Russian politics while religion in the free world, where it is not at all hindered, is by itself dying down and its values are dying down. Only a pseudo-religion is being born in the name of politics. So whatever could have happened may have happened on these lines.

مجلسِ عرفان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ بمقام مسجد فضل لندن

نوٹ:۔ اس مجلس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن گیارہ سوالوں کے جوابات عطا فرمائے ان کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

س: کیا احمدیت قبول نہ کرنے پر دنیا عالمگیر جنگ کے ذریعے تباہ کر دی جائیگی؟

ج: دنیا کیلئے پیغامِ احمدیت تو امن و سلامتی کا مژدہ جانفزا ہے۔ احمدیت کو قبول کر کے دنیا اس عالمگیر تباہی سے بچ جائیگی جو خود ان کے صراطِ مستقیم سے ہٹ جانیکی وجہ سے ان کے سر پر عذاب الٰہی کی شکل میں منڈلا رہی ہے۔ احمدیت کو قبول نہ کر کے وہ اس سزا کے مستحق ہونگے جو ان کے بداعمال کی وجہ سے بہرحال ان کا مقدر بن چکی ہے۔

س: دنیا کی مکمل تباہی کی صورت میں احمدیت کس طرح پھیلے گی؟

ج: قرآن کریم میں بڑی طاقتوں کی تباہی کا ذکر تو ہے لیکن تمام بنی نوعِ انسان کی تباہی کا ذکر نہیں۔ اس جنگ میں بڑی طاقتوں کو نیچا دکھایا جائے گا اور دنیا کا ایک بڑا حصّہ تباہ ہو جائیگا۔ باقی جو رہ جائینگے، اُن کے سوچنے کا انداز بدل جائیگا۔ وہ سچائی کو قبول کرنے کیلئے تیار ہونگے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا الہام بھی موجود ہے کہ "رائیں تبدیل کر دی جائینگی۔"

س: اصل نیکی کی تعریف کیا ہے؟

ج: اصل نیکی اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا نام ہے۔ اسکے نتیجہ میں اعمالِ صالحہ پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت ہی تقویٰ ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کے مطابق ہر نیکی کی جڑ ہے۔

س: کیا وجہ ہے کہ انسان اچھائی کی نسبت بُرائی کی طرف جلد راغب ہوتا ہے جبکہ بنیادی طور پر وہ معصوم پیدا ہوا ہے؟

ج: فرمایا۔ نیکی کا راستہ مشکل ہے اور زیادہ وقت طلب ہے۔ بلند مقام پر چڑھنا نیچے اترنے کی نسبت زیادہ دشوار ہے۔ اس لیے اکثر لوگ بُرائی کی طرف جلد مائل ہو جاتے ہیں۔

س: ایک عام انسان کیلئے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ جیسا عالی مرتبت بننا، نیز روحانی و دنیاوی مقام حاصل کرنا کس طرح ممکن ہے؟

ج: ہر انسان اپنی بنیادی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اپنی بساط اور استطاعت کے مطابق ترقی کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الہام "وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائیگا" جو حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں تھا، کا بھی یہی مطلب تھا کہ وہ اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو آخری حد تک بروئے کار لا کر ترقی کرے گا۔ پس ہر انسان کا نفسی نقطہ یعنی نقطۂ عروج مختلف ہے اور اس کے مطابق ہی وہ ترقیات کا ذمہ دار ہے۔

س: دو نمازوں کو جمع کرنیکی صورت میں دونوں کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہیئے؟

ج: فرمایا۔ دو نمازوں کو جمع کرنیکی حالت میں دو یا تین منٹ کا وقفہ ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ نہیں۔

س: وصیّت کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

ج: فرمایا کہ وصیّت کے احکام اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح طور پر بیان فرما دیئے ہیں۔ انہی اصولوں پر وصیت کرنی چاہیئے قرآن کریم نے لواحقین کے حقوق کو فوقیت دی ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے حق میں بھی وصیّت ۱/۳ سے زیادہ کی نہیں ہو سکتی۔ ۲/۳ رشتہ داروں کا حق ہے۔ البتہ کوئی وارث نہ ہونیکی صورت میں ساری جائداد جماعت کے نام چھوڑی جا سکتی ہے۔

س: برطانیہ میں قانون کے مطابق رہائشی مکان کا نصف حصّہ بیوی کی ملکیت ہے جبکہ اسلامی شریعت میں بیوی کا حصّہ صرف ۱/۸ ہے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے؟

ج: رہائشی مکان کے علاوہ اور بھی جائیداد ہوتی ہے۔ اگر ملکی قانون کیوجہ سے مرد کی تمام جائیداد ملا کر بیوی کے ۱/۸ شرعی حصّے سے بیوی کا حصّہ کم بنتا ہے تو اسکی کمی پوری کر دینی چاہیئے لیکن اگر مکان کا حصّہ بیوی کے شرعی ۱/۸ حصّہ سے زیادہ بنتا ہے تو ملکی قانون کی وجہ سے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

س: یوگا (YOGA) کی پریکٹس کرنیوالے اس میں تسکینِ قلب اور طمانیت پانے کے دعویدار ہیں۔ ایسے لوگوں کو کیسے تبلیغ کی جائے؟

ج: مختلف انسانوں کی تسکینِ قلب کے مختلف معیار ہیں۔ لوگ مختلف طریقوں سے اپنی خواہشات کی تکمیل کر کے سکونِ قلب حاصل کرتے ہیں۔ تمام مذاہب اپنے ماننے والوں کیلئے باعثِ تسکین ہوتے ہیں۔ انسان کی زندگی کا مقصد خالی تسکینِ قلب نہیں بلکہ اپنے خالق کے ساتھ حقیقی تعلق قائم کرنا ہے جسکے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ ان کی دعائیں سنتا ہے اور ان کے مقابلہ پر آنیوالے جھوٹے دعویداروں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے مقابل پر امریکہ کے ایک جھوٹے دعویدار الگزینڈر

باقی ص

تربیتِ اولاد

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اولاد صالح ہو طالع نہ ہو

"بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کیلئے کچھ مال چھوڑنا چاہیئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے۔ مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالع نہ ہو۔۔۔۔۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی۔ اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی۔ جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے۔ وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں خدا تعالیٰ اس کا تکفل کرے گا۔ اور اگر بدچلن ہے تو جائے جہنم میں اس کی پرواہ تک نہ کرے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا جوان ہوا۔ اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو۔ اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۰۹)

نیک نمونہ

"پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقوے کا ہو جاؤ۔ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو۔ اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۰۹)

خدا تعالیٰ سے تعلق

"خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔ یہودیوں کو دیکھو کہ کیا وہ پیغمبروں کی اولاد نہیں۔ یہی وہ قوم ہے جو اس پر ناز کیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ مگر جب انہوں نے خدا تعالیٰ سے رشتہ توڑ دیا اور دنیا ہی دنیا کو مقدم کر لیا تو کیا نتیجہ ہوا؟ خدا تعالیٰ نے سؤر اور بندر کہا۔۔۔ پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۱۰)

صالح کی اولاد سے خدا تعالیٰ کا معاملہ

"اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔ قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی۔ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۱۱)

بروقت تنبیہ

"بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتدا میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اس آخری وقت میں اس نے خواہش کی کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ جب اس کی ماں آئی تو اس نے ماں کے پاس جا کر اسے کہا کہ میں تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہوں۔ جب اس نے زبان نکالی تو اسے کاٹ کھایا۔ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ اسی ماں نے مجھے پھانسی پر چڑھایا ہے۔ کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۳۷۳)

"ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ہر ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں۔ اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے یہ ایک قسم کا شرکِ خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۵)

"اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو۔ تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقتِ مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۴)